"سماک بن حرب" کی پینتیس (۳۵) محدثین سے توثیق اور اقوال جرح کا جائزہ

إزالة الكرب عن توثيق سماک بن حرب

از

ابو الفوزان کفایت اللہ السنابلی

داعی اسلامک انفارمیشن سنیٹر، ممبئی۔

ناشر

اسلامک انفارمیشن سینٹر، ممبئی

Islamic Information Centre

Gala No.6, Swastik Chambers, Below Kurla Nursing Home, Pipe Road, Kurla (W), Mumbai - 400070

سماک بن حرب کی توثیق

سماک بن حرب بن اوس بن خالد بن نزار، بخاری (شواہد) مسلم اور سننِ اربعہ کے راوی ہیں۔ یہ ثقہ ہیں۔ محدثین کی ایک بڑی جماعت نے ان کی توثیق کی ہے۔ چنانچہ آگے ہم پینتیس (۳۵) محدثین سے ان کی توثیق پیش کریں گے۔ ان شاء اللہ

صرف عکرمہ سے ان کی روایت پر جرح کی گئی ہے اور بعض نے اخیر میں ان کے حافظے کو متغیر بتلایا ہے۔ لہٰذا ان کی جو روایات عکرمہ کے علاوہ دیگر رواۃ سے ہیں اور ابتدائی زمانے کی ہیں، وہ بلاشک وشبہہ صحیح ہیں اور ان روایات میں یہ ثقہ ہیں۔

سب سے پہلے ہم سماک سے متعلق جرح کے اقوال کا جائزہ لیتے ہیں، اس کے بعد اَخیر میں ہم پینتیس محدثین سے ان کی توثیق پیش کریں گے۔

اقوالِ جارحین:

1 امام نسائی رحمہ اللہ (المتوفی:۳۰۳) نے کہا ہے:

"سماك ليس بالقوي، وكان يقبل التلقين"[1]

''سماک بہت زیادہ قوی نہیں ہیں اور یہ تلقین کو قبول کرتے تھے۔''

ایک دوسرے مقام پر کہتے ہیں:

"فسماك بن حرب ليس ممن يعتمد عليه إذا انفرد بالحديث، لأنه كان يقبل التلقين"[2]

[1] سنن النسائي الكبرىٰ (۳/ ۲۳۱)

[2] سنن النسائي الكبرىٰ (۲/ ۲۵۱)

''سماک بن حرب جب کسی روایت کے بیان میں منفرد ہوں تو ان پر اعتماد نہیں کیا جائے گا، کیوں کہ وہ تلقین کو قبول کرتے تھے۔''

عرض ہے کہ امام نسائی متشددین میں سے ہیں، جیسا کہ امام ذہبی اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا ہے۔[1] لہٰذا موثقین کے مقابلے میں ان کی تضعیف مرجوح ہے۔ علاوہ بریں امام نسائی رحمہ اللہ نے اپنی جرح کا سبب یہ بتلایا ہے کہ یہ تلقین قبول کرتے تھے، جبکہ دیگر محدثین نے تلقین قبول کی بابت یہ تفصیل بتلائی ہے کہ یہ عکرمہ سے روایت کرتے وقت تلقین قبول کرتے تھے۔

چنانچہ امام شعبہ بن حجاج رحمہ اللہ (المتوفی: ۱۶۰) نے کہا:

"حدثني سماك، أكثر من كذا وكذا مرة، يعني حديث عكرمة: إذا بنى أحدكم فليدعم على حائط جاره، وإذا اختلف في الطريق، وكان الناس ربما لقنوه فقالوا: عن ابن عباس؟ فيقول: نعم، وأما أنا فلم أكن ألقنه"[2]

---

[1] دیکھیں: ميزان الاعتدال للذهبي (۱/ ۴۳۷) مقدمة فتح الباري لابن حجر (ص: ۳۸۷)

[2] الضعفاء الكبير للعقيلي (۲/ ۱۷۸) و إسناده حسن. اس قول کی سند حسن ہے۔ امام عقیلی کے استاذ محمد بن موسیٰ یہ ''محمد بن موسیٰ بن حماد البربری'' ہیں، کیوں کہ امام عقیلی جب اپنے استاذ کی جگہ محمد بن موسیٰ کہتے ہیں تو اس سے مراد ''محمد بن موسیٰ بن حماد البربری'' ہوتے ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ المفضل بن غسان کے طریق میں بھی امام عقیلی نے اپنے استاذ کو متعدد بار محمد بن موسیٰ بتلایا ہے۔ مثلاً دیکھیں: الضعفاء الكبير للعقيلي (۳/ ۳۳۶) بعض دفعہ اس طریق میں ان کا پورا نام محمد بن موسیٰ بن حماد البربری بتلایا ہے، مثلاً دیکھیں: الضعفاء الكبير للعقيلي (۲/ ۱۱۴) اور یہ صدوق ہیں۔ امام ذہبی نے انھیں "الإمام، الحافظ، الباهر" کہا ہے۔'' (سير أعلام النبلاء للذهبي: ۱۴/ ۹۱)

امام حاکم نے ان کی روایت کو صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے اس کی تائید کی ہے۔ دیکھیں: المستدرك للحاكم مع تعليق الذهبي (۳/ ۳۷) امام دارقطنی نے انھیں "ليس بالقوي" ←

’’سماک نے مجھ سے عکرمہ کی یہ روایت ”إذا بنی أحدکم فلیدعم علی حائط جارہ، وإذا اختلف في الطریق“ کئی بار بیان کی ہے۔ لوگ بسا اوقات انھیں تلقین کرتے اور کہتے: ”عن ابن عباس؟“ یعنی کیا یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے؟ تو سماک کہتے: ہاں۔ لیکن میں نے انھیں کبھی تلقین نہیں کی۔‘‘

قاضی شریک بن عبداللہ النخعی (المتوفی: ۱۷۷ أو ۱۷۸) نے بھی یہی بات کہی ہے۔ کما سیأتي.[1]

امام شعبہ اور شریک رحمہما اللہ کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ تلقین قبول کرنے والی جو جرح ہے، اس کا تعلق عکرمہ والی سند سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر کئی محدثین نے خاص عکرمہ ہی سے سماک کی روایت کو مضطرب بتلایا ہے۔ کما سیأتی۔ لہٰذا اسے ہر جگہ عام کرنا اور اس کی وجہ سے انھیں مطلق ضعیف قرار دینا؛ یہ امام نسائی رحمہ اللہ کا تشدد ہے، جو قابلِ قبول نہیں۔

2 امام ابن حزم رحمہ اللہ (المتوفی: ۴۵۶) نے کہا:

”سماك بن حرب وهو ضعيف، يقبل التلقين“[2]

’’سماک بن حرب، یہ ضعیف ہیں، تلقین قبول کرتے ہیں۔‘‘

عرض ہے کہ یہاں پر وہی بات ہے جسے امام نسائی کے قول کے تحت پیش کیا گیا، بلکہ خود ابن حزم نے کہا:

← کہا ہے، لیکن یہ جرح قادح نہیں ہے، جیسا کہ ہم نے اس کی پوری تفصیل اپنی کتاب ’’یزید بن معاویہ پر الزامات کا تحقیقی جائزہ‘‘ (ص: ۶۳۴ تا ۶۳۵) میں پیش کی ہے۔

[1] اسی کتاب کا صفحہ (۲۸۳) دیکھیں۔

[2] المحلٰی لابن حزم (۹/ ۳۹۱)

"سماك بن حرب ضعيف يقبل التلقين، شهد عليه بذلك شعبة"[1]

''سماک بن حرب ضعیف ہیں۔ یہ تلقین قبول کرتے تھے، جیسا کہ شعبہ نے اس کی شہادت دی ہے۔''

عرض ہے کہ امام شعبہ کی شہادت صرف عکرمہ والی سند کے ساتھ خاص ہے۔ لہٰذا اسے عام مان کر سماک کو علی الاطلاق ضعیف بتلانا درست نہیں ہے۔

درج ذیل اقوال سے تضعیف ثابت نہیں ہوتی:

3 امام سفیان ثوری رحمہ اللہ (المتوفی: ۱۶۱) سے منقول ہے:

"سماك بن حرب ضعيف"[2] ''سماک بن حرب ضعیف ہے۔''

اس قول کی سند ضعیف ہے، کیوں کہ اس کی سند میں ''محمد بن خلف بن عبد الحمید'' مجہول ہے، لیکن امام یعقوب بن شیبہ نے زکریا بن عدی کے حوالے سے یہ قول نقل کیا ہے اور اس میں سفیان ثوری کا حوالہ چھوٹ گیا ہے، جس سے پتا چلتا ہے کہ اس قول کی کوئی اصل ہے۔[3]

حقیقت میں یہ قول سفیان ثوری ہی کا ہے، جیسا کہ ابن عدی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ ابن عدی کی سند اگرچہ ضعیف ہے، لیکن حافظ یعقوب بن شیبہ کی نقل سے اس کے اصل کی تائید ہوتی ہے، لہٰذا دونوں کو ملا کر یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ سفیان ثوری ہی کا قول ہے۔[4]

لیکن سفیان ثوری کی اس تضعیف سے مراد معمولی درجے کی تضعیف ہے،

---

[1] المحلى لابن حزم (٧/ ٤٥٢)

[2] الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي (٤/ ٥٤١) و إسناده ضعيف.

[3] تهذيب الكمال للمزي (١٢/ ١٢٠) نقله عن يعقوب. نیز دیکھیں: التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد (١٦/ ١٤)

[4] دیکھیں: تنقيح التحقيق لابن عبد الهادي بتحقيق سامي (١/ ٤٨، حاشيه نمبر٥)

جیسا کہ انھیں سے ایک دوسرا قول منقول ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سفیان ثوری سماک میں معمولی درجے کا ضعف مانتے تھے، چنانچہ امام عجلی رحمہ اللہ (المتوفی: ۲۶۱) نے کہا:

''وكان سفيان الثوري يضعفه بعض الضعف''[1]

''سفیان ثوری ان کے اندر کچھ ضعف بتلاتے تھے۔''

دوسری طرف سفیان رحمہ اللہ نے یہ کہا ہے:

''ما يسقط لسماك بن حرب حديث''[2]

''سماک بن حرب کی کوئی حدیث ساقط نہیں۔''

اس کا مطلب یہی ہے کہ سفیان ثوری کے نزدیک سماک بن حرب ثقہ ہیں، جیسا کہ معدلین کے اقوال میں نمبر (۲) کے تحت مزید تفصیل آرہی ہے۔[3]

اس توثیق کی روشنی میں ان کی تضعیف کی یہی تفسیر کی جائے گی کہ اس سے معمولی درجے کا ضعف مراد ہے، جیسا کہ امام عجلی نے صراحتاً یہی بات ان کے حوالے سے نقل کی ہے یا پھر اس سے مراد بعد میں ان کا مختلط ہونا ہے، جیسا کہ حافظ یعقوب نے اس قول کی یہی تفسیر کی ہے، لیکن انھوں نے اسے سفیان ثوری کے شاگرد ابن المبارک کی طرف منسوب کر دیا ہے، جو سہو ہے، جیسا کہ وضاحت کی گئی۔

4 جریر بن عبد الحمید الضبی (المتوفی: ۱۸۸) نے کہا:

''أتيت سماك بن حرب فوجدته يبول قائما فتركته، ولم أسمع منه''[4]

''میں سماک بن حرب کے پاس آیا تو میں نے انھیں کھڑے ہو کر پیشاب

---

[1] تاريخ الثقات للعجلي (ص: ٢٠٧) بدون سند.

[2] تاريخ بغداد (٩/ ٢١٤) مطبعة السعادة. و إسناده صحيح.

[3] اسی کتاب کا صفحہ (۲۹۵) دیکھیں۔

[4] الضعفاء الكبير للعقيلي (٢/ ١٧٨) و إسناده صحيح.

کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے انھیں چھوڑ دیا اور ان سے کچھ بھی نہیں سنا۔''

عرض ہے کہ ممکن ہے سماک بن حرب کسی عذر کی وجہ سے کھڑے ہوکر پیشاب کر رہے ہوں، اس لیے محض اتنی سی بات سے کسی پر تنقید نہیں کی جاسکتی، کیوں کہ اس طرح کی بات تو بعض صحابہ سے بھی ثابت ہے، چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی کھڑے ہوکر پیشاب کرنا ثابت ہے۔[1]

احناف کے امام محمد نے بھی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ عمل نقل کیا ہے۔[2] بلکہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کھڑے ہوکر پیشاب کرنا ثابت ہے۔[3] اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل امام ابوحنیفہ کی طرف منسوب مسند ابی حنیفہ میں بھی منقول ہے۔[4]

5 امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (المتوفی: ۲۴۱) نے کہا:

''مضطرب الحديث''[5]

---

(1) دیکھیں: موطأ الإمام مالك ت عبد الباقي (١/ ٦٥) و إسناده صحيح.

(2) دیکھیں: موطا الإمام محمد (ص: ٣٤٣)

(3) صحيح البخاري (١/ ٥٤) رقم الحديث (٢٢٤)

(4) دیکھیں: جامع المسانيد للخوارزمي (١/ ٢٥٠)

(5) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم (٤/ ٢٧٩) و إسناده صحيح. اس قول کی سند میں امام ابن ابی حاتم کے استاذ ''محمد بن حمويہ بن الحسن'' ثقہ ہیں۔ امام ابن ابی حاتم نے ان سے روایت بیان کی ہے اور امام ابن ابی حاتم صرف ثقہ ہی سے روایت بیان کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مقام پر ایک راوی کے بارے میں خود انھوں نے کہا: ''كتبت عنه و أمسكت عن التحديث عنه لما تكلم الناس فيه'' ''میں نے ان سے لکھا تھا، لیکن ان سے روایت بیان کرنے سے رک گیا، کیوں کہ لوگوں نے ان پر کلام کیا ہے۔'' (الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٢/ ٦٢) نیز ایک دوسرے راوی سے متعلق کہا: ''تكلم الناس فيه فتركت التحدث عنه'' ''لوگوں نے ان کے بارے میں کلام کیا، اس لیے میں نے ان سے روایت کرنا ترک کر دیا۔'' (حواله سابق: ٣/ ٢٢٢) معلوم ہوا کہ غیر ثقہ راوی سے امام ابن ابی حاتم روایت بیان نہیں کرتے تھے، جیسا کہ ان کے والد کا بھی یہی معمول تھا اور ''محمد بن حمويہ بن الحسن'' سے ←

''یہ حدیث میں اضطراب کا شکار ہو جاتے ہیں۔''

امام احمد رحمہ اللہ کی اس جرح کا تعلق خاص عکرمہ عن ابن عباس کے طریق سے ہے، چناں چہ امام احمد کے دوسرے شاگرد ابو بکر بن ہانی الاثرم نے امام احمد رحمہ اللہ کی یہ جرح ان الفاظ میں نقل کی ہے:

''حديث سماك مضطرب عن عكرمة''[1]

''عکرمہ سے سماک کی روایت مضطرب ہے۔''

اسی طرح امام احمد رحمہ اللہ کے شاگرد امام ابو داود رحمہ اللہ نے کہا:

''سمعت أحمد، قال: قال شريك: كانوا يلقنون سماك أحاديثه عن عكرمة، يلقنونه: عن ابن عباس، فيقول: عن ابن عباس''[2]

''میں نے امام احمد سے سنا کہ شریک نے کہا: لوگ سماک کو عکرمہ سے ان کی مرویات کی تلقین کرتے تھے۔ لوگ تلقین کرتے ہوئے کہتے تھے: ''عن ابن عباس'' یعنی یہ ابن عباس سے مروی ہے۔ تو سماک بھی کہتے: ''عن ابن عباس'' یعنی یہ ابن عباس سے مروی ہے۔''

نیز کتاب العلل میں یوں صراحت ہے:

''وسماك يرفعها عن عكرمة عن ابن عباس''[3]

''سماک عکرمہ کی روایت کو ابن عباس کی روایت بنا دیتے ہیں۔''

← امام ابن ابی حاتم نے تقریباً ڈھائی سو روایات بیان کی ہیں۔ لہٰذا امام ابن ابی حاتم کے نزدیک یہ یقینی طور پر ثقہ ہیں۔

[1] النفح الشذي (ص: ٣٢٦) نقله من كتاب الأثرم.

[2] مسائل أحمد لأبي داود (ص: ٤٤٠)

[3] العلل لأحمد (١/ ٣٩٥)

ثابت ہوا کہ امام احمد رحمہ اللہ کی جرح عکرمہ عن ابن عباس والی سند پر ہے اور اس کے علاوہ دیگر سندوں میں سماک امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک ثقہ ہیں۔ اس کی مزید تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ دیگر محدثین نے بھی اضطراب والی جرح خاص کر عکرمہ والی سند پر ہی کی ہے، چناں چہ ملاحظہ کریں:

- امام علی بن المدینی رحمہ اللہ (المتوفی: ۲۳۴) سے نقل کرتے ہوئے حافظ یعقوب بن شیبہ نے کہا:

"قلت لابن المديني: رواية سماك عن عكرمة؟ فقال: مضطربة"[1]

''میں نے امام علی بن المدینی سے پوچھا: عکرمہ سے سماک کی روایت کیسی ہے؟ تو انھوں نے کہا: مضطرب ہے۔''

- حافظ یعقوب بن شیبہ (المتوفی: ۲۶۲) نے کہا:

"وروايته عن عكرمة خاصة مضطربة"[2]

''سماک کی خاص عکرمہ سے روایت مضطرب ہے۔''

- حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی: ۸۵۲) نے کہا:

"صدوق، و روايته عن عكرمة خاصة مضطربة"[3]

''آپ صدوق ہیں اور خاص عکرمہ سے آپ کی روایات مضطرب ہیں۔''

- بلکہ امام ابن رجب (المتوفی: ۷۹۵) نے تو متعدد حفاظ کے اقوال کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا:

"ومن الحفاظ من ضعف حديثه عن عكرمة خاصة"[4]

---

(1) تهذيب التهذيب لابن حجر (٤/ ٢٣٣) ونقله من يعقوب بن شيبة، وهو صاحب كتاب.

(2) تهذيب الكمال (١٢/ ١٢٠) ونقله من يعقوب.

(3) تقريب لابن حجر، رقم (٢٦٢٤)

(4) شرح علل الترمذي (٢/ ٧٩٧)

''حفاظ میں سے کچھ لوگوں نے خاص عکرمہ ہی سے سماک کی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔''

معلوم ہوا کہ امام احمد کی مضطرب والی جرح صرف عکرمہ والی سند کے ساتھ خاص ہے۔ نیز اس کی ایک زبردست دلیل یہ بھی ہے کہ امام احمد نے سماک کی حدیث کو ''عبد الملک بن عمیر'' کی حدیث سے بہتر کہا ہے۔ چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (المتوفی: ۲۴۱) نے کہا:

''سماك بن حرب أصلح حديثا من عبد الملك بن عمير''[1]

''سماک بن حرب یہ عبدالملک بن عمیر سے بہتر حدیث والے ہیں۔''

جبکہ ''عبد الملک بن عمیر'' کتبِ ستہ کے معروف ثقہ راوی ہیں۔[2] لہٰذا امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک سماک بدرجہ اولیٰ ثقہ ہیں۔

6 محمد بن عبداللہ بن عمار الموصلی (المتوفی: ۲۴۲) نے کہا:

''سماك بن حرب يقولون: إنه كان يغلط، ويختلفون في حديثه''[3]

''سماک بن حرب کے بارے میں محدثین کہتے ہیں کہ یہ غلطی کرتے تھے اور محدثین ان کی حدیث میں اختلاف کرتے ہیں۔''

عرض ہے کہ محض غلطی کرنے سے کوئی ضعیف نہیں ہو جاتا۔ ثقہ رواۃ سے بھی غلطی ہو جاتی ہے، اس لیے یہ قول مجمل ہے۔ نیز ابن عمار موصلی کا یہ اپنا قول نہیں ہے، بلکہ انھوں نے محدثین کی طرف اسے منسوب کیا ہے اور محدثین نے اپنے قول کی تفسیر یہ کی ہے کہ خاص عکرمہ والی سند ہی میں سماک غلطی کرتے تھے۔

---

[1] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم (٤/ ٢٧٩) و إسناده صحيح.

[2] تهذيب الكمال (١٨/ ٣٧٠)

[3] تاريخ بغداد، مطبعة السعادة (٩/ ٢١٤) و إسناده صحيح.

7 امام صالح بن محمد جزرۃ رحمہ اللہ (المتوفی: ۲۹۳) نے کہا:

"وسماك بن حرب يضعف"[1] "سماک بن حرب کوضعیف کہا جاتا ہے۔"

عرض ہے کہ یہ بھی مجمل قول ہے اور انھیں ضعیف کہنے والوں کے قول میں یہ تفسیر موجود ہے کہ ان کا ضعف صرف عکرمہ والی سند کے ساتھ خاص ہے۔

8 امام ابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی: ۳۵۴) نے کہا:

"يخطىء كثيرا"[2] "یہ بہت زیادہ غلطی کرتے ہیں۔"

عرض ہے کہ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے سماک کو اپنی کتاب الثقات میں ذکرکر کے ان پر جرح کی ہے اور بظاہر یہ متعارض بات لگتی ہے کہ اگر یہ ثقہ ہیں تو ان پر جرح کیوں کی گئی اور اگر مجروح ہیں تو انھیں ثقات میں کیوں ذکر کیا گیا؟

ہمارے نزدیک اس اشکال کا حل یہ ہے کہ بعض محدثین جب تضعیف کے ساتھ ساتھ توثیق بھی کرتے ہیں تو ایسے مواقع پر توثیق اصطلاحی مراد نہیں ہوتی، بلکہ محض دیانت داری مراد ہوتی ہے۔

یعنی امام ابن حبان رحمہ اللہ نے انھیں دیانت داری کے لحاظ سے ثقہ بتلایا ہے اور ضبط کے لحاظ سے ان پر جرح کی ہے، لیکن چونکہ ابن حبان رحمہ اللہ جرح میں متشدد ہیں، اس لیے ثابت شدہ صریح توثیق کے مقابلے میں ان کی جرح کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ بلکہ خود ابن حبان نے بھی اپنی اس جرح کا اعتبار نہیں کیا اور سماک بن حرب کو ثقہ مان کر اس کی کئی احادیث کو اپنی کتاب صحیح ابن حبان میں درج کیا ہے۔

9 امام دارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی: ۳۸۵) نے کہا:

---

[1] تاريخ بغداد (٩/ ٢١٤) مطبعة السعادة. و إسناده حسن. اس قول کی سند میں خطیب بغدادی کے استاذ محمد بن علی المقر ی یہ "محمد بن محمد بن علی المقر ی العکبر ی الجوزرانی" ہیں اور امام ذہبی نے انھیں "صدوق" کہا ہے۔ (تاريخ الإسلام ت بشار: ١٠/ ٣٥٩) لہٰذا اس قول کی سند حسن ہے۔

[2] الثقات لابن حبان ت العثمانية (٤/ ٣٣٩)

''ولم يرفعه غير سماك، وسماك سيئ الحفظ''[1]

''اسے سماک کے علاوہ کسی نے مرفوع بیان نہیں کیا اور سماک سیئ الحفظ ہے۔''

امام دارقطنی رحمہ اللہ کی اس جرح کا پس منظر یہ ہے کہ ایک روایت کو کئی لوگوں نے موقوفاً بیان کیا ہے اور صرف سماک نے مرفوعاً بیان کیا ہے تو امام دارقطنی رحمہ اللہ نے روایت کو موقوفاً راجح قرار دیا ہے اور سماک کی بیان کردہ مرفوعاً روایت کو مرجوح قرار دیا۔

معلوم ہوا کہ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے محض سماک کے سوئے حفظ کی وجہ سے ان کی روایت کو ضعیف نہیں کہا، بلکہ سماک کے دیگر رواۃ کی مخالفت کرنے کی وجہ سے ان کی روایت کو ضعیف کہا ہے۔ نیز یہاں ''سيئ الحفظ'' سے امام دارقطنی کی مراد سماک کا اخیر میں مختلط ہونا ہے، جیسا کہ خود آپ ہی نے کہا:

''سِمَاكُ بنُ حربٍ إذا حدَّث عنه شُعبةُ والثَّوريُّ وأبو الأَحُوصِ فأحاديثُهم عنه سليمةٌ، وما كان عن شَريكِ بنِ عبدِاللهِ وحفصِ بن جُمَيْع ونظرائِهم، ففي بعضِها نَكارةٌ''[2]

''سماک بن حرب سے جب شعبہ، سفیان ثوری اور ابو الاحوص روایت کریں تو سماک سے ان کی احادیث (صحیح) وسالم ہیں اور سماک سے جو

---

[1] علل الدارقطني (١٣/ ١٨٤)

[2] سؤالات السلمي للدارقطني ت الحميد (ص: ١٨٩) نیز دیکھیں: المؤتلف والمختلف للدارقطني (٢/ ٣٥) مزید دیکھیں: إكمال تهذيب الكمال (٦/ ١١٠) امام دارقطنی کے شاگرد ''ابوعبدالرحمٰن السلمی'' ثقہ ہیں، بلکہ امام حاکم نے کہا: ''كثير السماع والطلب متقن فيه''، ''یہ کثیرالسماع اور بہت زیادہ علم حاصل کرنے والے تھے اور اس میں یہ متقن تھے۔'' (سؤالات السجزي للحاكم، ص: ٦٥) بعض لوگوں نے بلاوجہ ان پر جرح کر دی ہے، جس کی کوئی ٹھوس بنیاد نہیں۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں: سؤالات السلمي للدارقطني بتحقيق مجدي فتحي السيد (مقدمة، ص: ٣٢۔ ٣٧) نیز دیکھیں: التنكيل بما في تأنيب الكوثري من الأباطيل (٢/ ٥٩٣)

روایات شریک بن عبداللہ، حفص بن جمیع اور ان جیسے لوگ نقل کریں تو ان میں سے بعض میں نکارت ہے۔"

امام دارقطنی رحمہ اللہ کے اس قول سے معلوم ہوا کہ وہ سماک کو علی الاطلاق سيئ الحفظ نہیں مانتے، بلکہ خاص سندوں ہی میں انھیں سيئ الحفظ مانتے ہیں۔ اس کی مزید تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ بعض دیگر مقامات پر امام دارقطنی نے سماک بن حرب کی حدیث کو صحیح بھی کہا ہے، چناں چہ اپنی مشہور کتاب سنن میں ان کی ایک روایت درج کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"هذا إسناد حسن صحيح"[1] "یہ سند حسن اور صحیح ہے۔"

10، **11** امام عقیلی اور ابن الجوزی نے انھیں ضعفاء والی کتاب میں ذکر کیا ہے، لیکن ضعفاء والی کتابوں میں کسی راوی کا ذکر ہونا، اس بات کو مستلزم نہیں ہے کہ وہ راوی ضعفاء کے مؤلفین کے نزدیک ضعیف ہے، کیوں کہ ضعفاء کے مولفین ثقہ رواۃ کا تذکرہ بھی ضعفا میں یہ بتانے کے لیے کر دیتے ہیں کہ ان پر جرح ہوئی ہے۔[2]

نیز سماک پر جس نوعیت کی جرح ہوئی ہے، اس کی تفصیل پیش کی جا چکی ہے کہ اس پر کی گئی جرح کا تعلق خاص عکرمہ والی سند پر ہے اور یہی اقوال امام عقیلی اور ابن الجوزی نے بھی نقل کیے ہیں، لہٰذا ان اقوال میں علی الاطلاق تضعیف کی کوئی بات ہے ہی نہیں۔

تنبیہ بلیغ:

بعض لوگ "امام ابو القاسم" کی کتاب "قبول الأخبار ومعرفة الرجال"

---

[1] سنن الدارقطني (٢/ ١٧٥)

[2] دیکھیں: یزید بن معاویہ پر الزامات کا تحقیقی جائزہ (ص: ٦٦٩ تا ٦٧٠) نیز اسی کتاب کا صفحہ (٤٦٢) ملاحظہ کریں۔

(۲/ ۳۹۰) سے یہ نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے سماک کو ان لوگوں کی فہرست میں ذکر کیا ہے، جن پر بدعت اور خواہش پرستی کا الزام ہے۔

عرض ہے:

اولاً: اس بات کے لیے جس امام ابو القاسم کا حوالہ دیا جاتا ہے، یہ کوئی اہلِ سنت کا امام نہیں، بلکہ اہلِ سنت و الجماعت سے خارج گمراہ فرقہ معتزلہ کا سردار ہے اور یہ انتہائی بدعقیدہ شخص ہے۔ تدلیس و تلبیس کی حد ہوگئی کہ ایسے کج عقیدہ اور باطل مکر کے حامل شخص کو امام کا لقب دے کر اہلِ سنت کے ائمہ کی فہرست میں پیش کیا جاتا ہے اور ظلم علی ظلم کہ اس معتزلی کے حوالے سے سنی راوی کو بدعتی ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اسے کہتے ہیں: اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے!!

ثانیاً: ابو القاسم معتزلی کے بارے میں ائمہ اہلِ سنت نے صراحت کی ہے کہ یہ شخص محدثین سے دشمنی رکھتا ہے اور ان پر زبان درازی کرتا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا ہے:

"من كبار المعتزلة، وله تصنيف في الطعن على المحدثين"[1]

''یہ معتزلہ کے اکابرین میں سے ہے اور اس نے محدثین پر طعن و تشنیع کرنے کے لیے کتاب لکھی ہے۔''

اب بھلا کسی سنی راوی کے خلاف بد زبان معتزلی کی بات کون سنے گا؟

ثالثاً: ابو القاسم معتزلی نے اس ضمن میں مذکور محدثین کے بارے میں خود کہا ہے:

"وليس قولنا كل من نسبوه إلى البدعة أو أسقطوه أو ضعفوه قولهم، معاذ الله من ذلك، بل كثير من أولئك

[1] لسان الميزان ت أبي غدة (٤/ ٤٢٩)

عندنا أهل عدالة وطهارة و بر و تقوىٰ ... ولكن أتيت بالجمل التي تدل على المراد، وعليها المدار"[1]

''ہمارا یہ کہنا نہیں ہے کہ جن کی طرف بھی لوگوں نے بدعت کی نسبت کی ہے یا اسے ساقط وضعیف قرار دیا ہے، معاذ اللہ ہم بھی اسی کے قائل ہیں، بلکہ ان میں سے اکثر لوگ ہمارے نزدیک دیانت دار، پاک باز اور متقی ہیں... لیکن میں نے وہ الفاظ نقل کیے ہیں، جو مراد پر دلالت کرتے ہیں اور جن پر قول کا دارومدار ہوتا ہے۔''

ابو القاسم معتزلی نے سماک بن حرب سے متعلق کوئی بھی ایسا لفظ نقل نہیں کیا، جو ان کی کسی بدعت پر دلالت کرے۔

رابعاً: کسی راوی پر بدعتی کے الزام سے اس کی ثقاہت پر اثر نہیں پڑتا۔[2]

درج ذیل اقوال ثابت نہیں ہیں:

12 امام ابن معین ناقل ہیں کہ امام شعبہ (المتوفی: ۱۶۰) نے کہا:

"كان شعبة يضعفه"[3] ''امام شعبہ انھیں ضعیف کہتے تھے۔''

عرض ہے کہ یہ تضعیف ثابت نہیں ہے، کیوں کہ امام ابن معین رحمہ اللہ نے امام شعبہ سے اس قول کی سند بیان نہیں کی، لہٰذا امام شعبہ سے اس قول کو نقل کرنے والا نامعلوم ہے۔ بالفرض اس کو ثابت مان لیں تو امام شعبہ رحمہ اللہ ہی کے دوسرے قول کی روشنی میں اس سے مراد صرف عکرمہ والی سند میں ان کا ضعیف ہونا ہے، جیسا کہ گذشتہ صفحات میں ذکر کیا گیا ہے۔[4]

---

[1] قبول الأخبار ومعرفة الرجال (١/ ١٩)

[2] دیکھیں: ميزان الاعتدال للذهبي (١/ ٥)

[3] الكامل لابن عدي (٤/ ٥٤١)

[4] اسی کتاب کا صفحہ (۲۷۸۔۲۷۹) دیکھیں۔

علاوہ بریں امام شعبہ رحمہ اللہ نے اس سے روایت کیا ہے۔[1] جو اس بات کی دلیل ہے کہ سماک امام شعبہ کے نزدیک ثقہ ہیں، کیوں کہ امام شعبہ صرف ثقہ ہی سے روایت کرتے ہیں۔[2]

13 عفان بن مسلم الباہلی رحمہ اللہ (المتوفی بعد: ۲۱۹) نے کہا ہے:

"سمعت شعبة، وذكر سماك بن حرب بكلمة لا أحفظها، إلا أنه غمزه"[3]

"میں نے شعبہ سے سنا، انھوں نے سماک بن حرب کا ایسی بات سے ذکر کیا جو مجھے یاد نہیں ہے، مگر انھوں نے سماک پر عیب لگایا۔"

عرض ہے کہ یہاں بھی عفان نے امام شعبہ کے اصل الفاظ ذکر نہیں کیے ہیں، لیکن دوسرے ذرائع سے ثابت ہے کہ امام شعبہ رحمہ اللہ نے صرف عکرمہ والی سند میں سماک پر عیب لگایا ہے، جیسا کہ گذشتہ سطور میں نقل کیا گیا ہے۔[4]

14 امام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ (المتوفی: ۱۸۱) کی طرف منسوب ہے:

"وَقَال زكريا بن عدي، عن ابن المبارك: سماك ضعيف في الحديث"[5]

"زکریا بن عدی نے ابن المبارک سے نقل کیا: سماک ضعیف ہے۔"

عرض ہے کہ امام ابن عدی نے یہ قول اپنی سند سے یوں نقل کیا ہے:

---

[1] اسی کتاب کا صفحہ (۲۹۴) دیکھیں۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں ہماری کتاب: "یزید بن معاویہ پر الزامات کا تحقیقی جائزہ" (ص: ۶۷۶۔۶۷۷)

[3] الضعفاء الكبير للعقيلي (٢/ ١٧٨) وإسناده حسن.

[4] اسی کتاب کا صفحہ (۲۷۸۔۲۷۹) دیکھیں۔

[5] تهذيب الكمال (١٢/ ١٢٠ نقله عن يعقوب) نیز دیکھیں: التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد (١٦/ ١٤)

”حدثنا أحمد بن الحسين الصوفي، حدثنا محمد بن خلف بن عبد الحميد، حدثنا زكريا بن عدي، عن ابن المبارك عن سفيان الثوري قال: سماك بن حرب ضعيف“[1]

یعنی زکریا نے ابن المبارک سے اور انھوں نے سفیان ثوری سے نقل کیا کہ سماک حدیث میں ضعیف ہے۔

غور فرمائیں! اس سند میں ابن المبارک قائل نہیں بلکہ راوی ہیں اور اصل قول سفیان ثوری سے منقول ہے۔[1] بالفرض ابن المبارک سے یہ قول ثابت بھی مان لیں تو بھی حافظ یعقوب نے اسے اَخیر میں اختلاط کی جرح پر محمول کیا ہے۔

15 ابن خراش رافضی (المتوفی: ٢٨٣) سے منقول ہے:

”سماك بن حرب الذهلي في حديثه لين“[3]

”سماک بن حرب ذہلی کی حدیث میں کمزوری ہے۔“

عرض ہے کہ ابن خراش سے یہ قول ثابت ہی نہیں، کیوں کہ اس کی سند میں موجود ”محمد بن محمد بن داود الکرجی“ مجہول ہے۔ نیز ابن خراش کے قول کی بھی کوئی حیثیت نہیں، کیوں کہ یہ خود مجروح اور رافضی ہے۔[4]

اختلاط کی جرح:

بعض محدثین نے ان پر ایسی جرح کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آخر میں اختلاط کا شکار ہوگئے تھے۔

16 امام بزار رحمہ اللہ (المتوفی: ٢٩٢) نے کہا:

---

[1] الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي (٤/ ٥٤١) وإسناده ضعيف.

[2] نیز دیکھیں: تنقيح التحقيق لابن عبد الهادي بتحقيق سامي (١/ ٤٨ حاشيه نمبر: ٥)

[3] تاريخ بغداد، (٩/ ٢١٤) مطبعة السعادة. و إسناده ضعيف.

[4] اسی کتاب کا صفحہ (٥٠٨-٥٠٩) دیکھیں۔

"كان رجلا مشهورا، لا أعلم أحدا تركه، وكان قد تغير قبل موته"[1]

''آپ مشہور شخص تھے۔ میں کسی کو نہیں جانتا جس نے انھیں چھوڑا ہو اور یہ اپنی موت سے قبل تغیرِ حفظ کا شکار ہو گئے تھے۔''

17 حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی: ۸۵۲) نے کہا:

"وقد تغير بأخرة"[2] ''یہ آخر میں تغیرِ حفظ کا شکار ہو گئے تھے۔''

لیکن دیگر محدثین نے یہ بھی صراحت کر دی ہے کہ ان کے قدیم تلامذہ نے ان سے جو روایات لی ہیں، وہ صحیح ہیں اور امام شعبہ اور امام سفیان ثوری رحمہما اللہ نے ان سے اختلاط سے پہلے روایت کیا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ کریں:

18 حافظ یعقوب بن شیبۃ (المتوفی: ۲۶۲) نے کہا ہے:

"ومن سمع من سماك قديما مثل شعبة وسفيان فحديثهم عنه صحيح مستقيم، والذي قاله ابن المبارك، إنما يرى أنه فيمن سمع منه بآخرة"[3]

''جن لوگوں نے سماک سے شروع میں سنا ہے، جیسے شعبہ اور سفیان ثوری ہیں تو اُن کی سماک سے احادیث صحیح اور درست ہیں اور ابن المبارک نے جو تضعیف کی بات کہی ہے، اس کا تعلق ان کی ان روایات سے ہے جو ان سے اخیر میں سنی گئی ہیں۔''

یاد رہے کہ ابن المبارک نے سماک کی تضعیف کی ہی نہیں، جیسا کہ وضاحت کی جا چکی ہے۔[4]

---

[1] تهذيب التهذيب لابن حجر (٤/ ٢٣٤) نقله من مسند البزار بقوله: قال البزار في مسنده.

[2] تقريب التهذيب لابن حجر، رقم الحديث (٢٦٢٤)

[3] تهذيب الكمال للمزي (١٢/ ١٢٠) ونقله من يعقوب، وهو صاحب كتاب.

[4] اسی کتاب کا صفحہ (۲۹۱۔۲۹۲) دیکھیں۔

19 امام دارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی: ۳۸۵) نے کہا ہے:

"سماك بن حرب إذا حدث عنه شعبة والثوري وأبو الأحوص، فأحاديثهم عنه سليمة، وما كان عن شريك بن عبد الله وحفص بن جميع ونظرائهم، ففي بعضها نكارة"[1]

''سماک بن حرب سے جب شعبہ، سفیان ثوری اور ابو الاحوص روایت کریں تو سماک سے ان کی احادیث سلامت (صحیح) ہیں اور سماک سے جو روایات شریک بن عبداللہ، حفص بن جمیع اور ان جیسے لوگ نقل کریں تو ان میں سے بعض میں نکارت ہے۔''

معلوم ہوا کہ سماک بن حرب سے سفیان ثوری وغیرہ کی روایات ان کے اختلاط سے قبل کی ہیں اور سماک سے سینے پر ہاتھ باندھنے والی حدیث سفیان ثوری ہی نے نقل کی ہے، لہٰذا اس حدیث میں سماک پر اختلاط کی جرح کی کوئی گنجایش نہیں۔

توثیق کے اقوال:

سماک بن حرب سے متعلق جرح کے اقوال پر تبصرے کے بعد اب ذیل میں پینتیس محدثین سے سماک بن حرب کی توثیق پیشِ خدمت ہے۔

1 امام شعبۃ بن الحجاج رحمہ اللہ (المتوفی: ۱۶۰)

امام شعبہ رحمہ اللہ نے ان سے روایت لی ہے۔[2] جبکہ امام شعبہ رحمہ اللہ صرف ثقہ سے روایت کرتے ہیں۔[3]

---

[1] سؤالات السلمي للدارقطني ت الحميد (ص: ۱۸۹) نیز دیکھیں: المؤتلف والمختلف للدارقطني (۲/ ۳۵) إكمال تهذيب الكمال (٦/ ١١٠)

[2] دیکھیں: صحيح مسلم، رقم الحديث (۲۳٤٤)

[3] مزید تفصیل کے لیے دیکھیں: یزید بن معاویہ پر الزامات کا تحقیقی جائزہ (ص: ٦٧٦۔٦٧٧)

2 امام سفیان ثوری رحمہ اللہ (المتوفی: ۱۶۱)

آپ نے کہا ہے: ”ما يسقط لسماك بن حرب حديث“[1]

”سماک بن حرب کی کوئی حدیث ساقط نہیں۔“

سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اسی طرح کی بات سماک بن الفضل کے بارے میں بھی کہی ہے اور اس کی تشریح کرتے ہوئے امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”يعني لصحة حديثه“[2] یعنی ان کی حدیث کے صحیح ہونے کی وجہ سے۔

معلوم ہوا کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کے نزدیک سماک بن حرب صحیح الحدیث، یعنی ثقہ ہیں۔ یاد رہے کہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے یہ بات دونوں سماک کے بارے میں کہی ہے۔ بعض اہلِ علم کا سماک بن حرب کے بارے میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کی اس بات کا اس وجہ سے انکار کرنا کہ سفیان ثوری نے سماک بن حرب کی تضعیف کی ہے، غلط ہے، کیوں کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تضعیف کا تعلق خاص عکرمہ والی سند سے ہے۔

3 امام ابن معین رحمہ اللہ (المتوفی: ۲۳۳)

آپ نے کہا: ”ثقةٌ“[3] ”آپ ثقہ ہیں۔“

4 امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (المتوفی: ۲۴۱)

آپ نے کہا:

”سماك بن حرب أصلح حديثا من عبد الملك بن عمير“[4]

”سماک بن حرب یہ عبدالملک بن عمیر سے بہتر حدیث والے تھے۔“

---

[1] تاريخ بغداد (۹/ ۲۱٤) مطبعة السعادة. و إسناده صحيح.

[2] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم (٤/ ۲۸۰)

[3] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم (٤/ ۲۷۹) و إسناده صحيح.

[4] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم (٤/ ۲۷۹) و إسناده صحيح.

یہ ''عبد الملک بن عمیر'' کتبِ ستہ کے معروف ثقہ راوی ہیں۔[1] لہٰذا امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک سماک بدرجہ اولیٰ ثقہ ہیں۔

5 امام بخاری رحمہ اللہ (المتوفی: ۲۵۶)

آپ نے ان سے استشہاداً روایت لی ہے۔[2] جبکہ امام بخاری رحمہ اللہ جس سے استشہاداً روایت لیں، وہ عام طور سے ثقہ ہوتا ہے۔ محمد بن طاہر ابن القیسرانی رحمہ اللہ (المتوفی: ۵۰۷) نے کہا ہے:

''بل استشهد به في مواضع ليبين أنه ثقة''[3]

''امام بخاری رحمہ اللہ نے ان (حماد بن سلمہ) سے صحیح بخاری میں کئی مقامات پر استشہاداً روایت کیا ہے، یہ بتانے کے لیے کہ یہ ثقہ ہیں۔''

6 امام مسلم رحمہ اللہ (المتوفی: ۲۶۱)

امام مسلم نے صحیح مسلم میں ان سے کئی احادیث لی ہیں۔[4]

❁ امام حاکم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''قد احتج مسلم في المسند الصحيح بحديث سماك بن حرب''[5]

''امام مسلم نے اپنی صحیح میں سماک بن حرب کی حدیث سے حجت پکڑی ہے۔''

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

---

1. تهذيب الكمال (١٨/ ٣٧٠)
2. دیکھیں: صحيح البخاري، رقم الحديث (٦٧٢٢)
3. شروط الأئمة الستة (ص: ١٨)
4. دیکھیں: صحيح مسلم، رقم الحديث (١٣٩) وغيره.
5. المستدرك على الصحيحين للحاكم (١/ ١٦٤)

''قد احتج به مسلم''[1] ''امام مسلم نے ان سے احتجاج کیا ہے۔''

7. امام عجلی رحمہ اللہ (المتوفی:۲۶۱)

آپ نے کہا ہے:

''سماك بن حرب البكري كوفي، جائز الحديث''[2]

''سماک بن حرب البکری کوفی، یہ جائز الحدیث ہیں۔''

8. حافظ یعقوب بن شیبۃ (المتوفی:۲۶۲)

آپ نے کہا:

''ومن سمع من سماك قديما مثل شعبة وسفيان فحديثهم عنه صحيح مستقيم''[3]

''جن لوگوں نے سماک سے شروع میں سنا ہے، جیسے شعبہ اور سفیان ثوری ہیں تو ان کی سماک سے احادیث صحیح اور درست ہیں۔''

9. امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ (المتوفی:۲۷۷)

آپ نے کہا: ''صدوق ثقة''[4] ''یہ صدوق اور ثقہ ہیں۔''

10. امام ترمذی رحمہ اللہ (المتوفی:۲۷۹)

آپ نے سماک کی بہت ساری احادیث کو صحیح کہا ہے۔[5]

11. امام ابن الجارود رحمہ اللہ (المتوفی:۳۰۷)

آپ نے ''المنتقٰی'' میں کئی مقامات پر ان سے روایت لی ہے۔[6]

---

1. تلخيص الحبي (١/ ١٤)
2. تاريخ الثقات للعجلي (ص: ٢٠٧)
3. تهذيب الكمال للمزي (١٢/ ١٢٠) ونقله من يعقوب، وهو صاحب كتاب.
4. الجرح والتعديل لابن أبي حاتم (٤/ ٢٧٩)
5. دیکھیں: سنن الترمذي، رقم الحديث (٦٥)
6. دیکھیں: المنتقٰى لابن الجارود ـصحيح ابن الجارود۔ (ص: ١٩) رقم الحديث (٢٥)

12 امام ابن جریر الطبری رحمہ اللہ (المتوفی: ۳۱۰)

آپ نے سماک کی ایک روایت کے بارے میں کہا ہے:

''وهذا خبر عندنا صحيح سنده'' [1]

''اس روایت کی سند ہمارے نزدیک صحیح ہے۔''

13 امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (المتوفی: ۳۱۱)

آپ نے اپنی ''صحیح'' میں بہت سے مقامات پر ان سے روایت لی ہے۔ [2]

14 ابوعلی ابن منصور الطّوسی رحمہ اللہ (المتوفی: ۳۱۲)

آپ نے سماک کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:

''حَدِيثٌ حَسَنٌ'' [3] ''یہ حدیث حسن ہے۔''

15 امام ابوعوانہ الاسفرائینی رحمہ اللہ (المتوفی: ۳۱٦)

آپ نے اپنی مستخرج ابی عوانہ میں بہت سے مقامات پر ان سے روایت لی ہے۔ [4] یادرہے اس کتاب کی احادیث کو آپ نے صحیح کہا ہے۔

16 حافظ احمد بن سعید بن حزم الصدفی المعروف بالمنتجالی (المتوفی: ۳۵۰)

آپ نے کہا: ''تابعي ثقة، لم يترك أحاديثه أحد'' [5]

''یہ ثقہ تابعی ہیں، ان کی احادیث کو کسی نے بھی ترک نہیں کیا۔''

17 امام ابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی: ۳۵۴)

آپ نے اپنی ''صحیح'' میں بہت سے مقامات پر ان سے روایت لی ہے۔ [6]

---

1. تهذيب الآثار للطبري، مسند عمر (٢/ ٦٩٣)
2. دیکھیں: صحيح ابن خزيمة (١/ ٨) رقم الحديث (٨)
3. مستخرج الطوسي على جامع الترمذي (٢/ ١٧٦)
4. دیکھیں: مستخرج أبي عوانة (١/ ٣٠٥) رقم الحديث (١٠٧٨)
5. إكمال تهذيب الكمال (٦/ ١١٠) مغلطائي ينقل من كتاب ''التعديل والتجريح'' للمنتجالي.
6. دیکھیں: صحيح ابن حبان (٤/ ٢٣٢) رقم الحديث (١٣٩٠)

18 امام ابن عدی رحمہ اللہ (المتوفی: ٣٦٥) نے کہا:

آپ نے کہا:

"لسماك حديث كثير مستقيم إن شاء الله كله، وقد حدث عنه الأئمة، وهو من كبار تابعي الكوفيين، وأحاديثه حسان عمن روى عنه، وهو صدوق لا بأس به"[1]

"سماک کی بہت ساری احادیث ہیں، جو ان شاء اللہ ساری درست ہیں، ان سے ائمہ نے روایت کیا ہے۔ یہ کوفہ کے کبار تابعین میں سے ہیں اور ان کی لوگوں سے روایات حسن ہیں۔ یہ صدوق ہیں، ان میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔"

19 امام دارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی: ٣٨٥)

آپ نے سماک بن حرب کی سند سے ایک حدیث روایت کر کے کہا ہے:

"هذا إسناد حسن صحيح"[2] "یہ سند حسن اور صحیح ہے۔"

20 امام ابن شاہین رحمہ اللہ (المتوفی: ٣٨٥)

آپ نے سماک کو ثقات میں ذکر کرتے ہوئے ابن معین سے نقل کیا:

"قال: سماك بن حرب ثقة"[3] یعنی ابن معین نے کہا: سماک ثقہ ہیں۔

21 امام حاکم رحمہ اللہ (المتوفی: ٤٠٥)

آپ نے سماک کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:

"هذا حديث صحيح الإسناد"[4] "یہ حدیث صحیح سند والی ہے۔"

---

[1] الكامل لابن عدي (٤/ ٥٤٣)

[2] سنن الدارقطني (٢/ ١٧٥)

[3] الثقات لابن شاهين (ص: ١٠٧)

[4] المستدرك على الصحيحين للحاكم (٢/ ٥٠٨)

22 امام ابونعیم رحمہ اللہ (المتوفی: ۴۳۰)

آپ نے صحیح احادیث پر مشتمل اپنی کتاب المستخرج میں کئی مقامات پر ان سے حجت پکڑی ہے۔[1]

23 امام ابن عبد البر رحمہ اللہ (المتوفی: ۴۶۳)

آپ نے سماک کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:

"حديث صحيح"[2] "یہ حدیث صحیح ہے۔"

24 محمد بن طاہر ابن القیسرانی رحمہ اللہ (المتوفی: ۵۰۷)

"سماك صدوق"[3] "سماک صدوق ہیں۔"

25 امام ابومحمد البغوی رحمہ اللہ (المتوفی: ۵۱۶)

آپ نے سماک کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:

"هذا حديث حسن"[4] "یہ حدیث حسن ہے۔"

26 ابن السید البطلیوی رحمہ اللہ (المتوفی: ۵۲۱)

"كان إماما عالما ثقة فيما ينقله"[5]

"آپ امام، عالم اور اپنی نقل کردہ باتوں میں ثقہ تھے۔"

27 امام جورقانی رحمہ اللہ (المتوفی: ۵۴۳)

آپ نے سماک کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:

---

1. دیکھیں: المسند المستخرج على صحيح مسلم لأبي نعيم (٢/ ٥٨) رقم الحديث (٩٧١)
2. التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد (٨/ ١٣٨)
3. ذخيرة الحفاظ لابن القيسراني (٢/ ٦٦٩)
4. شرح السنة للبغوي (٣/ ٣١)
5. إكمال تهذيب الكمال (٦/ ١٠٩) بحواله شرح الكامل للمبرد للبطليوي.

"هذا حديث صحيح"[1] ''یہ حدیث صحیح ہے۔''

28 امام ابن خلفون رحمہ اللہ (المتوفی: ٦٣٦)

آپ نے انھیں ثقات میں ذکر کیا ہے۔[2]

29 امام ضیاء المقدسی رحمہ اللہ (المتوفی: ٦٤٣)

امام ضیاء المقدسی رحمہ اللہ (المتوفی: ٦٤٣) نے بھی "الأحاديث المختارة" میں ان کی روایت لی ہے۔[3]

30 امام نووی رحمہ اللہ (المتوفی: ٦٧٦)

آپ نے سماک کی ایک حدیث کے بارے میں کہا ہے:

"فلا أقل من أن يكون حسنا، وسماك بن حرب رجل صالح"[4]

''یہ حدیث حسن درجے سے کم نہیں ہے اور سماک بن حرب صالح شخص ہیں۔''

31 امام ابن سید الناس رحمہ اللہ (المتوفی: ٧٣٤)

آپ نے سماک کی ایک حدیث کے بارے میں کہا ہے:

"والحديث صحيح"[5] ''یہ حدیث صحیح ہے۔''

32 امام ابن عبد الہادی رحمہ اللہ (المتوفی: ٧٤٤)

آپ نے سماک کی ایک حدیث کے بارے میں کہا ہے:

"وهو حديث صحيح ـ كما قال الترمذي ـ وسماك بن حرب:

---

1 الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير (١/ ٢٤١)

2 إكمال تهذيب الكمال (٦/ ١٠٩) نقلا عن كتابه.

3 دیکھیں: المستخرج من الأحاديث المختارة مما لم يخرجه البخاري ومسلم في صحيحيهما (٨/ ١٠٧) رقم الحديث (١١٩) وقال المحقق: إسناده صحيح.

4 المجموع (١٠/ ١١١)

5 النفح الشذي لابن سيد الناس (١/ ٣١٩) بتحقيق أحمد معبد.

وثقه يحيیٰ بن معين وأبو حاتم الرازی وغيرهما، وروى له مسلم في صحيحه الكثير“[1]

”یہ حدیث صحیح ہے، جیسا کہ ترمذی نے کہا ہے اور سماک بن حرب کو ابن معین، ابو حاتم وغیرہما نے ثقہ کہا ہے اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں سماک کی بڑی روایات لی ہیں۔“

33 امام ذہبی رحمہ اللہ (المتوفی: ۷۴۸)

آپ نے سماک کی روایت سے متعلق امام حاکم کی تصحیح کی تائید کرتے ہوئے کہا ہے: ”صحيح“[2] ”یہ حدیث صحیح ہے۔“

نیز کہا:

”الحافظ، الإمام الكبير“[3] ”آپ حافظ اور بہت بڑے امام ہیں۔“

34 امام ہیثمی رحمہ اللہ (المتوفی: ۸۰۷)

آپ نے سماک بن حرب کو ثقہ کہا ہے۔[4] نیز آپ نے سماک بن حرب کی ایک روایت کے بارے میں کہا:

”و إسناده حسن“[5] ”اس کی سند حسن ہے۔“

35 حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی: ۸۵۲)

آپ نے سماک کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:

”هذا إسناد متصل صحيح“[6] ”اس کی سند متصل اور صحیح ہے۔“

---

1. تنقيح التحقيق لابن عبد الهادي (٣/ ٢٠٥)
2. المستدرك للحاكم مع تعليق الذهبي (٢/ ٥٠٨)
3. سير أعلام النبلاء للذهبي (٥/ ٢٤٥)
4. دیکھیں: مجمع الزوائد للهيثمي (٧/ ٣٩٢) بقوله: بقية رجاله ثقات، وسماك منهم.
5. مجمع الزوائد للهيثمي (٢/ ٤١)
6. فتح الباري لابن حجر (٨/ ٦٩٤)

یاد رہے کہ حافظ ابن حجر نے تقریب میں جو کچھ کہا ہے، اس کا تعلق عکرمہ والی سند یا اختلاط سے ہے۔

یہ کل پینتیس محدثین ہیں، جن کے نزدیک سماک بن حرب ثقہ اور صدوق ہیں۔

مولانا اعجاز اشرفی صاحب نے سماک بن حرب پر محدثین کی جرح پیش کرتے ہوئے انیس (۱۹) حوالے پیش کیے ہیں۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ ان انیس حوالوں میں صرف دو حوالے ہیں، جنھیں تضعیف کا حوالہ کہا جا سکتا ہے: ایک امام نسائی کا حوالہ اور ایک ابن حزم کا حوالہ؛ باقی سارے حوالے غیر متعلق، یا غیر ثابت یا خاص جرح والے یا تضعیف پر دلالت نہ کرنے والے حوالے ہیں۔ ان سب کی تفصیل گذشتہ صفحات میں پیش کی جا چکی ہے، بعض امور کی وضاحت پیشِ خدمت ہے:

❁ امام نسائی کا حوالہ اشرفی صاحب نے گنتی بڑھانے کے لیے دو بار دیا ہے۔

اشرفی صاحب نے لکھا:

"امام سنان: "يضعفه" (معرفة الرواة، رقم: ١٠٤)"[1]

عرض ہے کہ "معرفة الراوة" کے الفاظ یہ ہیں:

"وقال ابن خراش: في حديثه لين يضعفه سنان"[2]

"ابن خراش نے کہا: اس کی حدیث میں کمزوری ہے۔ سنان اس کی تضعیف کرتے ہیں۔"

عرض ہے کہ یہ قول بے سند ہے، مزید یہ کہ اسے نقل کرنے والا ابن خراش یہ خود رافضی، مجروح اور غیر معتبر ہے۔[3]

[1] نماز میں ہاتھ باندھنے کا مسنون طریقہ (ص: ۱۱۸)

[2] معرفة الرواة ت إدريس (ص: ١٠٤)

[3] اسی کتاب کا صفحہ (۵۰۸۔۵۰۹) دیکھیں۔

اشرفی صاحب نے لکھا:

''امام ترمذی رحمہ اللہ: "مضطرب الحديث" (شرح علل ابن رجب: ١/ ١٤٨)''[1]

عرض ہے کہ ابن رجب کی شرح علل کے الفاظ یہ ہیں:

"وممن يضطرب في حديثه سماك"[2]

''اور جو اپنی حدیث میں اضطراب کے شکار ہوتے ہیں ان میں سماک ہیں۔''

گذشتہ سطور میں بتایا جا چکا ہے کہ سماک پر اضطراب والی جرح عکرمہ سے ان سے روایت کے ساتھ خاص ہے، بلکہ خود ابن رجب رحمہ اللہ نے اسی کتاب میں متعدد حفاظ کے اقوال کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا:

"ومن الحفاظ من ضعف حديثه عن عكرمة خاصة"[3]

''اور حفاظ میں سے کچھ لوگوں نے خاص عکرمہ ہی سے سماک کی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔''

علاوہ بریں خود امام ترمذی رحمہ اللہ نے سماک بن حرب کی بہت ساری حدیث کو صحیح کہا ہے، جیسا کہ ایک حوالہ موثقین کے اقوال کی فہرست میں دیا جا چکا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ غیر عکرمہ سے روایت میں سماک امام ترمذی کے نزدیک ثقہ ہیں۔

اشرفی صاحب نے لکھا:

''ابن خلفون: "تكلم في حفظ" (الإكمال، رقم: ٢٢٣٨)''[4]

عرض ہے کہ ''اکمال'' میں مغلطائی کے الفاظ یہ ہیں:

---

[1] نماز میں ہاتھ باندھنے کا مسنون طریقہ (ص: ١١٩)

[2] شرح علل الترمذي لابن رجب (ص: ١٤٨)

[3] شرح علل الترمذي (ص: ٣٤٦، دوسرا نسخة ٢/ ٧٩٧)

[4] نماز میں ہاتھ باندھنے کا مسنون طریقہ (ص: ١١٩)

"وابن خلفون في "جملة الثقات" زاد: تكلم في حفظه"[1]

"ابن خلفون نے انھیں ثقہ رواۃ میں ذکر کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ان کے حافظے پر کلام کیا گیا ہے۔"

پوری بات دیکھنے سے معلوم ہوا کہ "تكلم في حفظه" یہ ابن خلفون کی جرح نہیں ہے، بلکہ ابن خلفون رحمہ اللہ نے سماک کو ثقہ قرار دیا ہے اور ساتھ میں یہ بتا دیا کہ ان کے حافظے پر کلام کیا گیا ہے، لیکن ابن خلفون کی نظر میں یہ کلام قادح نہیں ہے۔ اسی لیے انھوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

❁ امام ابن المدینی اور امام مسلم نے سماک پر جرح نہیں کی ہے، بلکہ امام مسلم سے توثیق ثابت ہے۔ كما مضىٰ.

[1] إكمال تهذيب الكمال لمغلطائي (٦/ ١٠٩)